www.pildat.org

سٹیزنز گروپ برائے الیکٹورل پراسس

پوزیشن پیپر

مئی 2010

انتخابی اصلاحات کے لئے تجاویز

پلڈاٹ

www.pildat.org

سٹیزنز گروپ برائے الیکٹرول پراسس

پوزیشن پیپر

مارچ 2010

انتخابی اصلاحات کے لئے تجاویز

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: مارچ 2010

آئی ایس بی این 978-969-558-165-0

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

UNDEF The United Nations Democracy Fund

یہ پوزیشن پیپر پلڈاٹ کے پروجیکٹ ''الیکٹرول اور پارلیمنٹری پراسس اور سول سوسائٹی ان پاکستان'' کے تحت تیار اور شائع کیا گیا ہے اس کے لئے پلڈاٹ کو ایسٹ ویسٹ سنٹر ہوائی کی شراکت اور اقوامِ متحدہ کے ڈیموکریسی فنڈ کا تعاون حاصل ہے۔

ناشر

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

رجسٹرڈ آفس: 172-M، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی اہمیت 07

انتخابی اصلاحات کی تجاویز 07

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مجوزہ انتخابی اصلاحات 07

سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کی انتخابی اصلاحات کے لئے سفارشات 08

- کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں 08
- صدر اور گورنر 09
- چیف الیکشن کمشنر کی تقرری 09
- الیکشن کمیشن کی تشکیل 09
- انتخابی ٹریبونلز کا مقررہ قانون کے مطابق چار ماہ کے اندر انتخابی عذرداریوں پر فیصلہ کرنا 10
- الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر پولنگ سٹیشن کے انتخابی نتائج کا اجراء 10
- انتخابات میں حکومتی مداخلت روکنے کے لئے متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنانا 10
- متفقہ اور غیر جانبدار نگران حکومت کی طرف سے انتخابات کا انعقاد 10
- انتخابی عملے کی نگرانی اور ڈسپلن برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کرنا 11
- زیادہ سے زیادہ انتخابی اخراجات کو حد میں رکھنے کے لئے متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنانا 11
- جعلی ووٹنگ کی روک تھام کے لئے انگوٹھے کے نشان کا استعمال 11
- مستقل پولنگ سٹیشنوں کی فہرست اور عوام کی آگاہی اور اعتراضات کے لئے
  ان کا قبل از وقت اجراء اور انتخابات سے تیس روز قبل ان کی حتمی اشاعت 11
- پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ 11
- امیدواروں کے مکمل کوائف کا ریکارڈ اور عوام کے لئے انکی تشہیر 11
- انتخابات کے لئے ضابطہ اخلاق پر سختی سے عمل کو یقینی بنایا جانا چاہیے 12
- مشاورت اور ڈائیلاگ کا کلچر 12
- الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے انتخابات کی نگرانی کے لئے مبصروں کی تعیناتی 12
- الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کا استعمال 12

پوزیشن پیپر

انتخابی اصلاحات کے لئے تجاویز

مارچ 2010

پیش لفظ

پلڈاٹ نے 2006 میں **سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس** (CGEP) بنانے کا اہتمام کیا۔ اس کا بنیادی مقصد پاکستان میں آزادانہ، منصفانہ اور قابل قبول انتخابات کا حصول تھا۔ میڈیا، قانونی پیشہ سے تعلق رکھنے والے سرکردہ ارکان، سول سوسائٹی، عدلیہ اور کسی بھی سیاسی جماعت سے غیر وابستہ مسلح افواج کے سابق ارکان کو اس گروپ میں شامل کیا گیا۔ گروپ نے فروری 2008ء میں ہونے والے انتخابات سے قبل انتخابی عمل کی موثر انداز میں نگرانی کی، گروپ اس وقت پاکستان میں انتخابی اصلاحات کے فروغ کے لئے کام کر رہا ہے

CGEP نے ستمبر 2007ء میں پاکستان میں انتخابی اصلاحات پیش کیں اور مختلف فریقین سے مشاورت کے بعد 2008ء میں نظر ثانی شدہ انتخابی اصلاحات پیش کیں اس مقالہ (PAPER) پر پالیسی سازوں، سیاسی جماعتوں، میڈیا اور سول سوسائٹی کے دیگر طبقات سے مشاورت کی گئی ہے اور ان کو مارچ 2010 میں اپ ڈیٹ کیا گیا ہے

سیٹزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کو یقین ہے کہ پاکستان میں انتخابی اصلاحات پر نظر ثانی کر کے ان کو مزید بہتر بنانے کا یہ موزوں ترین وقت ہے۔ منتخب سیاسی حکومت، پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن موجودہ انتخابی نظام کو درپیش چیلنجوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے اس مرحلے پر شہریوں اور میڈیا کی موثر حمایت کے ذریعے ملک میں ایسی موثر انتخابی اصلاحات کو نافذ کیا جا سکتا ہے جن کے تحت ہر فریق کو انتخابات میں حصہ لینے کا مساوی موقع ملے اور ملک میں آزادانہ، منصفانہ اور سب کے لئے قابل قبول انتخابات کا انعقاد ممکن ہو سکے، سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کی طرف سے نظر ثانی شدہ انتخابی اصلاحات کی تیاری اور پیش کرنا ایک مخلصانہ کارروائی ہے

اظہار تشکر (Acknowledgment)

یہ مقالہ (پیپر) پلڈاٹ نے الیکٹرول اینڈ پارلیمنٹری پراسس اینڈ سول سوسائٹی ان پاکستان کے عنوان سے **ایسٹ ویسٹ سنٹر ہوائی** کی شراکت، **اقوام متحدہ کے ڈیموکریسی فنڈ** کے تعاون سے تیار کیا ہے

اعلان لاتعلقی (DISCLAIMER)

اس مقالہ (پیپر) میں پیش کیئے گئے تمام نظریات پلڈاٹ کی طرف سے پیش کیئے گئے ہیں اور سیٹزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے ان کی توثیق کی ہے۔ مقالہ کے نظریات سے ایسٹ ویسٹ سنٹر ہوائی، اقوام متحدہ اور یو این ڈیموکریسی فنڈ یا اس کے مشاورتی بورڈ کا متفق ہونا لازم نہیں

اسلام آباد

مارچ 2010

آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی اہمیت

پاکستان کی غیر مستحکم جمہوری تاریخ میں 1947ء سے اب تک کبھی فوجی حکمران قابض رہے اور کبھی منتخب حکومت، تاہم پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کا انحصار متحرک سیاسی نظام کے پروان چڑھنے میں ہے اور اس نظام کے تسلسل کے لئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا باقاعدگی کے ساتھ انعقاد ضروری ہے، اگرچہ 2002ء میں ہونے والے انتخابات کی نسبت 2008ء کے پارلیمانی انتخابات بہتر نظام کے تحت ہوئے تاہم اب بھی ایسی موثر انتخابی اصلاحات کا نفاذ انتہائی ضروری ہے جن کے تحت ہونے والے عام انتخابات جمہوریت کے بین الاقوامی معیار پر پورا اترتے ہوں اور حقیقی معنی میں سیاسی استحکام کا باعث بنیں

انتخابی اصلاحات کی تجاویز

سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے پلڈاٹ کے تعاون سے فروری 2008ء کے انتخابات سے چند ماہ قبل ستمبر 2007 میں پہلی بار انتخابی اصلاحات پیش کیں بعدازاں عام انتخابات 2008ء میں موثر نگرانی اور مشاہدے کے بعد ان انتخابی اصلاحات کو مزید بہتر بنایا گیا اور اس مقصد کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان اور موجودہ حکومت سے مشاورت کی گئی اور بعدازاں انکی میڈیا کے ذریعے تشہیر کی گئی

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مجوزہ انتخابی اصلاحات

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپریل 2008ء میں انتخابی اصلاحات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی، کمیٹی نے پلڈاٹ سمیت کئی اداروں سے انتخابی اصلاحات کے لئے تجاویز طلب کیں، پلڈاٹ نے سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کی انتخابی اصلاحات سے متعلق تجاویز الیکشن کمیشن کو بھجوائیں اور اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر نے اپنی ریٹائرمنٹ سے چند روز قبل 11 مارچ 2009ء کو وزیراعظم کو انتخابی اصلاحات سے متعلق تجاویز پیش کیں نیچے دی گئی جدول میں پاکستان الیکشن کمیشن کی مجوزہ ترامیم کو نمایاں کیا گیا ہے*

ٹیبل نمبر 1 الیکشن کمیشن کی مجوزہ انتخابی اصلاحات کی سمری

نمبر	تفصیل	ترامیم	نئی تجاویز	مسترد کی گئیں تجاویز
1	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین	08	01	
2	انتخابی فہرستوں کا ایکٹ 1974 ایکٹ نمبر XXIof 1974	04		
3	حلقہ بندیوں کی تشکیل کا ایکٹ 1974 ایکٹ نمبر XXIV of 1974	01		
4	سینیٹ (الیکشن) ایکٹ 1975 No.L 1 of 1975	10		01
5	عوامی نمائندگی کا ایکٹ 1976 L XXXV of 1976	16	02	01
6	پولیٹیکل پارٹیز آرڈر 2002 چیف ایگزیکیٹو آرڈر نمبر 18 آف 2002ء	02		
7	صدارتی انتخابات کے قوانین 1988	03		

نوٹ (الیکشن کمیشن نے اپنی مجوزہ انتخابی اصلاحات گیارہ مارچ **2009** کو اس وقت کے سیکرٹری الیکشن کمیشن کے ذریعے وزیراعظم پاکستان کو پیش کیں)

سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کی انتخابی اصلاحات کے لئے سفارشات

زیل میں دی گئی گئیں انتخابی اصلاحات کے لئے نظر ثانی شدہ سفارشات سٹیزن گروپ آن الیکٹرول پراسس نے پیش کی ہیں CGEP کو یقین ہے کہ یہ سفارشات پاکستان کے انتخابی نظام کو موثر ،شفاف اور سب کے لئے قابل قبول بنانے میں اہم پیش رفت ثابت ہوں گی

کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں

الیکشن کمشن آف پاکستان نے اپریل 2006 میں ووٹر فہرست کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام شروع کیا اور 2008ء کے عام انتخابات سے چند ہفتے قبل بیس ماہ کی مدت میں یہ کام مکمل کیا ،بدقسمتی سے سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس سمیت بہت سے دیگر گروپوں کے متعدد بار کے مطالبے کے باوجود ان مبینہ ووٹر لسٹوں پر نہ تو ووٹر کی تصویر آویزاں کی گئی نہ ہی یہ فہرستیں مکمل اور غلطیوں سے مبرا تھیں۔گھر گھر سروے کے ذریعے تیار کی گئی ان ووٹر لسٹوں پر جن پر ایک ارب روپے سے زیادہ کے اخراجات آئے (الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر اخراجات کی تفصیل موجود ہے،اس رقم میں زیادہ تر حصہ یو ایس ایڈ نے فراہم کیا) سیاسی جماعتوں اور سٹیزنز گروپوں اور سول سوسائٹی (Civil Society) نے عدم اعتماد کا اظہار کیا۔پاکستان کی موجودہ انتخابی فہرست سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق گھر گھر سروے کے ذریعے بنائی گئی انتخابی فہرستوں اور 2002 میں موجود انتخابی فہرست کے ملاپ کے نتیجے میں بنائی گئی ہے یہ فہرست گھر گھر سروے کے ذریعے مجموعی طور پر پانچ کروڑ بیس لاکھ ووٹروں اور پرانی فہرست کے تحت دو کروڑ اسی لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے اندراج پر مشتمل ہے۔ان فہرستوں میں ووٹروں کے دوہرے اندراج کی شکایات سامنے آئی ہیں 2008ء کے انتخابات میں بھی کئی ایک امیدواروں نے ایسی شکایات کیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی انتخابی فہرستوں میں بوگس ووٹوں کے اندراج کی شرح 25 فیصد کے لگ بھگ ہے اور یہ شرح ہر لحاظ سے بہت زیادہ ہے، پاکستان میں قومی شناختی کارڈ کا نظام 1974 میں اپنایا گیا اور 1998 میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی نادرا (NADRA) نے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا اجراء شروع کیا۔دسمبر 2009ء تک نادرا نے کل سات کروڑ 55 لاکھ کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ جاری کیئے تھے جن میں سے چار کروڑ باون لاکھ بیس ہزار قومی شناختی کارڈ مرد حضرات کے (مجموعی تعداد کا تقریباً 60 فیصد) اور تین کروڑ سات لاکھ ساٹھ ہزار خواتین کے کارڈ شامل ہیں (مجموعی تعداد کا 40 فیصد)۔بنگلہ دیش کی حکومت نے ایک مربوط نظام کے تحت اپنی 95 فیصد بالغ آبادی کے ووٹ کا اندراج اور قومی شناختی کارڈ کا اجراء ایک سال سے بھی کم مدت میں مکمل کیا اس نظام کی خوبی یہ تھی کہ اس کے تحت نہ صرف شہریوں بلکہ سرکاری اداروں کا وقت بچا بلکہ دوہری مشقت بھی نہیں کرنی پڑی۔بنگلہ دیش میں ووٹروں کی فہرست پر ہر ووٹر کی تصویر آویزاں کی گئی ہے جس سے انتخابات کے دن نہ صرف ووٹر کی شناخت میں مدد ملی بلکہ ووٹروں کو بھی اپنی شناخت کے لئے کوئی دوسری دستاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں اور انتخابی عمل بھی موثر اور شفاف انداز میں جاری رہا

سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس کی تجویز کردہ انتخابی اصلاحات:

i چیف الیکشن کمشنر انتخابی فہرستوں کو وقت کے ساتھ ساتھ بہتر اور ان میں نظر ثانی کا آئینی طور پر زمہ دار ہوتا ہے، الیکشن کمیشن آف پاکستان نادرا کے ساتھ مل کر ایسا نظام وضع کر سکتا ہے جس میں نادرا کی طرف سے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کے اجراء کے وقت انتخابی فہرست میں شہری کا نام بھی درج ہو جائے اس طرح حقیقی معنی میں ایک وقت میں one window operation کے تحت عوام کے دو مسئلے حل ہو جائیں گے یعنی اس کا قومی شناختی کارڈ بھی بن جائے گا اور ووٹر لسٹ میں نام بھی شامل ہو جائے گا

ii نادرا ڈیٹا بیس کو استعمال کرتے ہوئے موجودہ ووٹر فہرستوں کو خامیوں سے پاک کیا جا سکتا ہے

iii کمپیوٹرائزڈ ووٹر فہرستوں پر ووٹروں کی تصاویر آویزاں کرنا اور ان کو وقت کے ساتھ ساتھ اپ ڈیٹ کرنا ضروری ہے۔پاکستان میں ووٹروں کی شناخت سب سے بڑا اور ایک مستقل تنازعہ ہے خاص کر خواتین کے پولنگ سٹیشنوں پر جعلی ووٹ ڈالنے کا یہ ایک بڑا سبب بھی ہے۔بنگلہ دیش اور کچھ حد تک بھارت میں انتخابی فہرستوں میں ہر ووٹر کی تصویر آویزاں ہوتی ہے جس کا فائدہ ووٹر کو ہوتا ہے اور الیکشن کے دن اسے اپنی شناخت کے لئے کوئی اور دستاویز نہیں لیجانی پڑتی

iv پاکستان الیکشن کمیشن کمپیوٹر ائزڈ ووٹر فہرستیں ویب سائٹ پر جاری کرے، موبائل فون جیسی جدید ٹیکنالوجی کو بھی استعمال میں لا کر معلومات فراہم کی جا سکتی ہیں نیز جو بھی شخص یا امیدوار انتخابی فہرستوں کو حاصل کرنے کا خواہشمند ہو اس سے

مناسب فیس لے کر سی ڈی کی شکل میں اس کو فراہم کی جائیں

7 نادرا کو بھی تمام اہل باشندوں کو مختصر وقت میں قومی شناختی کارڈ کے اجراء کو یقینی بنانا چاہیے

صدر مملکت اور صوبائی گورنر

صدر مملکت اور صوبائی گورنر کو سرعام اور کھل کر کسی سیاسی جماعت یا گروپ کی حمایت میں بیان بازی، تقریریں یا اجلاسوں میں شرکت، نظریات، لسانی، فرقے یا قومیت کی بنیاد پر کسی مخصوص گروپ کی حمایت نہیں کرنی چاہیے، صدر مملکت اور گورنروں کے عہدے ریاست کے اتحاد کی علامت ہوتے ہیں اس لئے ان عہدوں پر تعینات افراد جانبدار نہیں ہوسکتے۔

اس حوالے سے جو بھی قانونی اور آئینی شق ہو اس کا اطلاق قومی اسمبلی کی مدت ختم ہونے سے چھ ماہ پہلے ہونا چاہیے یا پھر اس وقت جب اسمبلی تحلیل ہو جائے یا ان دونوں میں سے جو بھی پہلے واقع ہو۔

- ملکی قانون کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کون سی سیاسی جماعت، گروپ یا شخص انتخابات میں حصہ لے سکتا ہے۔
- صدر مملکت یا گورنروں کو کوئی ایسا بیان نہیں دینا چاہیے جو کسی بھی پاکستانی شہری، پارٹی یا انتخابات لڑنے والے پارٹی کے حقوق سے متصادم ہو یا اس بیان سے اسے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو صدر مملکت یا گورنروں کو انتخابات میں حصہ لینے والی سیاسی جماعتوں کے عوامی جلسوں، اجلاسوں، ریلیوں یا اجتماعوں میں شرکت نہیں کرنی چاہیے
- صدر مملکت اور گورنروں کو قومی اسمبلی کی مدت ختم ہونے سے چھ ماہ پہلے یا قومی اسمبلی کی تحلیل یا دونوں میں سے کسی بھی صورت میں کسی حلقہ یا علاقہ کے لئے سرکاری خزانے سے کوئی خاص پیکج یا سہولتوں کا اعلان نہیں کرنا چاہیے

چیف الیکشن کمشنر کی تقرری

آئین کے آرٹیکل 213 کی شق 1 کے تحت صدر کو چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کا صوابدیدی اختیار حاصل ہے۔ سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے تجویز پیش کی ہے کہ چیف الیکشن کمشنر کی تقرری قومی اسمبلی میں تمام بڑی سیاسی جماعتوں اور گروپوں کے نمائندوں سے بامقصد مشاورت کے بعد کی جائے۔ اس مقصد کے لئے آئین کے آرٹیکل 213 کی شق نمبر 1 میں ترمیم کرنا ہوگی۔ اس حوالے سے سری لنکا کی مثال سے سیکھنا ہوگا۔ سری لنکا نے اپنے آئین کی سترہویں ترمیم کے تحت چیف الیکشن کمشنر اور اس طرح کے دیگر عہدوں پر تقرری ایک آئینی کمیشن کرتا ہے جس میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی ہوتی ہے

چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے دیگر ارکان کا عدلیہ سے ہونا ضروری نہیں

چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے دیگر ارکان کا عدلیہ سے ہونا ضروری نہیں۔ اس سلسلے میں آئین کے آرٹیکل 213 کی شق نمبر 2 میں ترمیم لانا ہوگی۔ اس تجویز کو منظور کرنے کے بعد پاکستان میں بھی سری لنکا، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک جیسا طریق کار نافذ ہو جائے گا جہاں یہ لازم نہیں کہ ان عہدوں پر عدلیہ سے افراد کی تعیناتی لازمی ہو۔ سٹیزن گروپ آن الیکٹرول پراسس بھی اس تجویز کی حمایت کرتا ہے کہ اور اس کے خیال میں یہ ضروری نہیں کہ ان عہدوں پر صرف عدلیہ سے افراد لئے جائیں

ججوں کو ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد چیف الیکشن کمشنر تعینات نہیں کیا جانا چاہیے

سپریم یا ہائی کورٹ کے ججوں کو ریٹائرمنٹ کے تین سال تک چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمیشن آف پاکستان میں کوئی دوسرا عہدہ نہیں دیا جانا چاہیے اور اس سلسلے میں حکومت کو آئین کے آرٹیکل 207 کی شق 2 میں ترمیم لانا ہوگی

الیکشن کمیشن کی تشکیل

آئین کے آرٹیکل 218 کا تعلق الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تشکیل سے ہے، صوبوں میں الیکشن کمشنر جز وقتی ہوتے ہیں ان کی اولین ذمہ داری ہائی کورٹ میں بطور جج اپنے فرائض کی ادائیگی ہوتی ہے کیونکہ وہ متعلقہ ہائی کورٹ میں کل وقتی جج کے فرائض ادا کرتے ہیں اور وہ چیف الیکشن کمشنر کی ہدایت پر اسلام آباد میٹنگز میں شرکت کے آتے ہیں کل وقتی الیکشن کمشنروں کی تعیناتی کے لئے آئینی ترمیم لانے کی ضرورت ہے جس کے تحت چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ تین سے پانچ کل وقتی الیکشن کمشنر تعینات کیئے جانے

چاہئیں۔

انتخابی ٹریبونلز کو مقررہ قانون کے مطابق چار ماہ کے اندر انتخابی عزرداریوں پر فیصلہ کرنا چاہیے

عوامی نمائندگی کے ایکٹ 1976 کی دفعہ 67(A-1) کے تحت انتخابی ٹریبونلز کو روزانہ سماعت کی بنیاد پر انتخابی عزرداری کا فیصلہ چار ماہ کی مدت کے اندر کرنا ہوتا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا دیکھنے میں نہیں آتا۔الیکشن کمیشن کو اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے ایک موثر طریق کار بنانے کے ساتھ ساتھ ججوں کی تعداد مناسب طور پر بڑھانی چاہیے اور مزید الیکشن ٹریبونلز قائم کرنے چاہیں تا کہ قانونی تقاضے پورے کیئے جا سکیں اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ مناسب تعداد میں جج لے کر انتخابی ٹریبونلز بنائے جائیں اور ان ٹریبونلز کی واحد زمہ داری انتخابی عزرداریوں کو نمٹانا ہو، اور ان کی سماعت کے دوران ان ٹریبونلز کی کوئی اور زمہ داری نہ ہو نیز وہ انتخابی عزرداری کو 120 روز کی مقرر مدت میں نمٹائیں، اس ضمن میں ہونے والی اپیلوں کو نمٹانے کے لئے بھی مدت کا تعین کیا جانا چاہیے

الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر پولنگ سٹیشنوں کے ابتدائی اور تبدیل ہوتے نتائج کا اجراء

ہر پولنگ سٹیشن الیکٹرانک طریق کار (ای میل، ٹیلی فون، ایس ایم ایس، فیکس وغیرہ) کے ذریعے ابتدائی نتائج کی کاپی براہ راست الیکشن کمیشن کو بھجوا سکتا ہے جس کے بعد الیکشن کمیشن کو ان نتائج کو فوری طور پر اپنی ویب سائٹ پر جاری کرنا چاہیے۔ویب سائٹ پر نتائج کا اندراج (Real Time) کے ساتھ ہی ہونا چاہیے، جن علاقوں میں اس طریق کار سے نتائج کا حصول ممکن نہ ہو وہاں موبائل فون جیسی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال میں لائی جاسکتی ہے اس طریق کار کو اپنانے سے دھاندلی کے الزامات میں کمی آئے گی اور عوام کا بھی انتخابی عمل پر اعتماد بڑھے گا

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے انتخابات میں حکومتی مداخلت روکنے کے لئے متعلقہ قوانین پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنانا

الیکشن کمیشن کو انتخابات کے موقع پر حکومت کی طرف سے انتخابی مہم کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر تشہیری مہم، ترقیاتی سکیموں کا اعلان، سرکاری گاڑیوں و ہوائی جہازوں، ریسٹ ہاؤسز اور سرکاری دورں جیسے حربوں سے روکنے کے لئے متعلقہ قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرانا چاہیے۔الیکشن کمیشن کو صدر، وزیر اعظم، گورنرز، وزرائے اعلیٰ، وفاقی و صوبائی کابینہ کے ارکان، پارلیمانی سیکرٹریوں اور دیگر سرکاری حکام کی طرف سے انتخابی مہم چلانے کے لئے سرکاری وسائل کا غلط طور پر استعمال کے عمل کو روکنے کے لئے نہ صرف موثر طریق کار اپنانا چاہیے بلکہ اس حوالے سے فوری ایکشن پلان بنا کر ان کی تشہیر کے ساتھ ساتھ ملوث افراد کو سزائیں دینی چاہیں الیکشن کمیشن کو قانون توڑنے والوں کو دی جانے والی سزاؤں کی تشہیر بھی کرنی چاہیے جس سے عوام کا انتخابی عمل پر اعتماد بڑھے گا

متفقہ غیر جانبدار نگران حکومت کی طرف سے انتخابات کا انعقاد

صدر آئین کے مروجہ طریق کار کے مطابق نگران وزیر اعظم اور کابینہ کی تقرری کرتا ہے اسی طرح صوبوں میں گورنر صدر کی منظوری سے صوبائی وزرائے اعلی اور کابینہ کی تقرری کرتے ہیں۔آئین نگران حکومت کا غیر جانبدار ہونا لازمی قرار نہیں دیتا۔سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے تجویز پیش کی ہے کہ سبکدوش ہونے والی قومی اسمبلی کے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے اتفاق رائے سے نگران حکومت ملک کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں کی مشاورت اور اتفاق رائے سے مقرر کی جانی چاہیے اور نگران سیٹ اپ میں شامل افراد پر ان کی تقرری کے بعد ہونے والے عام انتخابات میں شرکت پر پابندی لگائی جانی چاہیے، نگران حکومت کے اختیارات اور زمہ داریوں کا واضح تعین ہونا چاہیے اور یہ انتخابات کروانے اور معمول کے انتظامی امور سرانجام دینے تک محدود ہونی چاہیں

الیکشن کمیشن کو انتخابی عملے کی نگرانی اور ڈسپلن برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کرنے چاہیں

الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ انتخابات کے لئے تعینات عملے کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کو ڈسپلن کا بھی پابند رکھے اور ان کی کارکردگی رپورٹ تیار کرے نیز خلاف ورزی پر ان کے خلاف انضباطی کارروائی کی جانی چاہیے

زیادہ سے زیادہ انتخابی اخراجات کو مقررہ حد میں رکھنے کے لئے متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جانا چاہیے

یہ بات عام فہم ہے کہ بہت سے امیدوار انتخابات کے موقع پر اپنی انتخابی مہم پر قوانین کے تحت طے شدہ رقم سے بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں، اس سلسلے میں شاید ہی کوئی امیدوار نااہل کیا گیا ہو اس لئے الیکشن کمیشن متعلقہ فریقین سے مشاورت کر کے زیادہ سے زیادہ انتخابی اخراجات کو مقررہ حد میں رکھنے کے لئے ایک موثر نظام وضع کرنا چاہیے اس کی روک تھام اور قوانین پر موثر عملدرآمد کے لئے حکمت عملی بنانا ہو گی تاکہ قانون کی خلاف ورزی پر متعلقہ افراد کو نااہل کرنے کی سزا دی جا سکے

جعلی ووٹنگ کی روک تھام کے لئے انگوٹھے کے نشان کا استعمال

پولنگ سٹیشنوں پر موجود پولنگ افسران عام طور پر ووٹ ڈالنے کے لئے آنے والے افراد سے ووٹ ڈالنے سے قبل بیلٹ پیپر کی پشت پر انگوٹھا لگواتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ انتخابات کے بعد ہر حلقہ میں سے کچھ بیلٹ پیپروں کو منتخب کرے اور ان پر لگے انگوٹھوں کے نشانات کو نادرا کے ریکارڈ یا پھر کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ پر لگے انگوٹھے یا انگلیوں کے نشان سے ملائے اس اقدام سے جعلی ووٹوں کا پتہ چل سکے گا۔ اس حوالے سے نادرا کا انگوٹھے اور فنگر پرنٹس سے متعلق ریکارڈ بہت معاون ثابت ہو سکتا ہے اور تمام کام موجودہ ٹیکنالوجی کو استعمال میں لا کر آسانی سے کیا جا سکتا ہے، یہ طریق کار اپنانے کے تسلسل سے عوام میں جعلی ووٹ نہ ڈلنے کا تاثر ابھرے گا اور جعلی ووٹ ڈالنے کے رجحان کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی

مستقل پولنگ سٹیشنوں کی فہرست اور عوام کی آگاہی اور اعتراضات کے لئے ان کا قبل از وقت اجراء اور انتخابات سے تیس روز قبل ان کی حتمی اشاعت

الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ ملک میں مستقل طور پر پولنگ سٹیشن مقرر کرے اور ہر حلقے میں پولنگ سٹیشنوں کی فہرست کو انتخابات سے 45 دن قبل شائع کر دیا جانا چاہیے اور امیدواروں سمیت ہر ایک سے اس پر رائے و اعتراضات طلب کیئے جانے چاہیے، الیکشن کمیشن کو اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنانی چاہیے جو ان اعتراضات کا جائزہ لے اور ان کے حل کے لئے اقدامات تجویز کرے، انتخابات سے 30 روز قبل پولنگ سٹیشنوں کی حتمی فہرست جاری کر دی جانی چاہیے اور بعد میں فہرست میں کوئی تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے، اس حوالے سے قوانین موجود ہیں ضرورت صرف ان پر موثر عمل کرنے کی ہے

پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ

عوام کی سہولت کے لئے الیکشن کمیشن کو پولنگ سٹیشنوں کی تعداد بڑھانی چاہیے اس اقدام سے امیدواروں کی طرف سے ووٹروں پر اثر انداز ہونے کے لئے ٹرانسپورٹ فراہم کرنے جیسے مادی وسائل فراہم کرنے کی حوصلہ شکنی ہو گی اس کے علاوہ الیکشن کمیشن یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ ووٹروں کے مکمل صنفی اعدادوشمار مستقبل میں ہونے والے انتخابات کے لئے میسر ہوں نیز جہاں تک ممکن ہو سکے پولنگ سٹیشن آبادی کے قریب بنائے تاکہ لوگ پیدل چل کر اپنا ووٹ ڈالنے کا حق استعمال کر سکیں

امیدواروں کے مکمل کوائف کا ریکارڈ اور عوام کے لئے انکی تشہیر

بنگلہ دیش میں 2008ء کے پارلیمانی انتخابات کے موقع پر الیکشن کمیشن نے ہر امیدوار کے لئے لازم قرار دیا کہ وہ اپنے نامزدگی کے کاغذات جمع کرانے کے وقت آٹھ سوالات پر مشتمل تین صفحات کا ایک کوائف فارم بھی جمع کرائے۔ بنگلہ دیش کے الیکشن کمیشن نے اس کوائفی فارم سے حاصل ہونے والی معلومات کو ویب سائٹ پر جاری کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو شائع بھی کیا تاکہ لوگ ان کو پڑھ کر امیدوار سے متعلق اپنی رائے قائم کر سکیں۔ اس فارم میں ہر امیدوار کو اپنی تعلیمی قابلیت، اس کے خلاف زیرِالتوا فوجداری

مقدمات کی تفصیل، سرکاری اداروں کے واجبات، بینک یا مالیاتی ادروں سے لئے گئے قرضوں یا معاف کرائے گئے قرضوں کی تفصیل بتانا تھی اس فارم میں ایک دلچسپ نکتہ یہ تھا کہ ہرامیدوار کو یہ بتانا تھا کہ اس نے پہلے کسی الیکشن میں ووٹروں سے کیا وعدہ کیا تھا اور اس وعدے پر عمل ہوا یا نہیں۔ ووٹروں کے لئے فارم میں امیدواروں کے کوائف سے آگاہی بڑی فائدہ مند تھی۔ پاکستان الیکشن کمیشن بھی کاغذات نامزدگی کے ذریعے ایسی معلومات حاصل کرتا ہے مگر ان کو عوام کے سامنے نہیں لایا جاتا ان معلومات تک رسائی کی راہ میں بیوروکریٹک طریق کار حائل ہے جس سے ایسی معلومات حاصل کرنے والوں کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ حقیقت میں ایسی معلومات انتخابات سے قبل عوام تک پہنچنی چاہیں۔ سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے تجویز دی ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اپنی ویب سائٹ پر انتخابات سے قبل اور امیدواروں کی فہرست کی اشاعت کے تین روز کے اندر ہر حلقہ کے امیدواروں کے کوائف جاری کرے تاکہ عوام امیدواروں سے متعلق آگاہی حاصل کرسکیں

انتخابات کے لئے ضابطہ اخلاق پر سختی سے عمل کو یقینی بنایا جانا چاہیے

پاکستان میں ہر الیکشن سے قبل ضابطہ اخلاق جاری کیا جاتا ہے تاہم اس پر عمل نہیں کیا جاتا حتی کہ ایسے ضابطہ اخلاق کی کوئی قانونی حیثیت بھی نہیں ہوتی۔ سٹیزنز گروپ آن الیکٹرول پراسس نے فروری 2008ء کے انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن کو نمونے کے طور پر ایک ضابطہ اخلاق بھجوایا تاکہ تمام سیاسی جماعتوں سے مشاورت کر کے اس پر اتفاق پیدا کیا جاسکے۔ ضابطہ اخلاق پر موثر طور پر عمل نہ ہونے کے باعث اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور نتیجتاً الیکشن کمیشن کی اتھارٹی کمزور ہوتی ہے

مشاورت اور ڈائیلاگ کا کلچر

پاکستان میں الیکشن کمیشن اور سیاسی جماعتوں کے درمیان مشاورتی عمل شاذ ونادر ہی دیکھنے میں آیا ہے انتخابی عمل میں تعمیری اصلاحات کے لئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن سیاسی جماعتوں، میڈیا اور سول سوسائٹی سے مشاورت کا سلسلہ شروع کرے ان اقدام سے ہی الیکشن کمیشن کی میڈیا، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی میں ساکھ بہتر ہوگی اور عوام کا اس پر اعتماد بڑھے گا

الیکشن کمیشن کی طرف سے انتخابات کے لئے مبصروں کی تعیناتی

انتخابات کے موقع پر الیکشن کمیشن کو اعلی سرکاری حکام میں سے مبصر تعینات کرنے چاہیں جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ تاکہ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی طرف سے انتخابی مہم طے شدہ قواعد کے مطابق چل رہی ہے اور وہ حد سے زائد انتخابی اخراجات بھی نہ کرسکیں، انتخابی اور انتظامی مشنری کو آزادی سے کام کرنا چاہیے۔ بھارت الیکشن کمیشن انتخابات کے انعقاد کے لئے مرکزی اور ریاستی سروس کیڈر * کے ڈپٹی سیکرٹری اور انکم ٹیکس گروپ کے ایڈیشنل کمشنروں یا اس سے بڑے عہدے کے افسران کو خصوصی مبصر کے طور پر تعینات کرتا ہے پاکستان میں بھی ایک صوبے کے افسران کو دوسرے صوبے میں بطور مبصر تعینات کیا جانا چاہیے تاکہ اس صوبے کی حکومت الیکشن کے عمل میں مداخلت نہ کرسکے۔ بھارت میں دو طرح کے مبصر تعینات کیئے جاتے ہیں ان میں جنرل مبصر (General observer) یعنی انتخابات میں اخراجات کے علاوہ دوسرے تمام پہلوؤں کا مشاہدہ کرنے والے مبصر اور Election Expenditure Observers شامل ہیں پاکستان میں بھی اسی طرز کا نظام شروع کرنے کا جائزہ لیا جانا چاہیے

الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کا استعمال

بھارت میں ایک بار تمام پولنگ سٹیشنوں پر الیکٹرانک ووٹنگ مشوں کو آزمائشی طور پر استعمال کیا گیا جس کے بعد وہاں یہ مشینیں اب استعمال کی جاتی ہیں پاکستان میں بھی یہ نظام اپنایا جانا چاہیے اس سے ووٹ گننے کے عمل میں شفافیت آئے گی اور کارکردگی بہتر ہوگی

*: وی ایس راما اور ایس کے مندریٹا کی کتاب How india votes elections laws,prectices and procedure, second edition 2007,new dehli, india pp229-231

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1، اسلام آباد، پاکستان
رجسٹرڈ آفس: 172-M، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078
E-mail: info@pildat.org; Web: www.pildat.org